118225 ـ بدعت اور نئے امور ایجاد کرنے کی ممانعت والی حدیث کی شرح

سوال

ریاض الصالحین کی شرح شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ باب بدعات اور نئے امور ایجاد کرنے کی ممانعت میں جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے:
وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
" ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی آگ میں ہے "
اسے مسلم نے روایت کیا ہے.
اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:
" جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا امر نہیں تو وہ رد ہے " اسے مسلم نے روایت کیا ہے.
برائے مہربانی ان دونوں حدیثوں کی شرح کریں، اور آپس میں ان کا ربط کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ دونوں حدیثیں بدعت کے ابواب میں اصل شمار ہوتی ہیں، اور علماء کرام نے ان پر ہی بدعت کی تعریف اور اس کی حدود و قیود اور ضوابط کی بنا کی ہے، اور جب ہم ان دونوں احادیث کی روایات کو دوسری احادیث کے ساتھ جمع کرینگے تو ہم اس موضوع کو بڑی آسانی اور باریکی سے سمجھ سکتے ہیں.

ڈاکٹر محمد حسین جیزانی حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" سنت مطہرہ میں ایسی احادیث نبویہ وارد ہیں جن میں لفظ " بدعت " کے شرعی معنی کی طرف اشارہ ملتا ہے ان احادیث میں یہ احادیث شامل ہیں:

1 ـ عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم نئے نئے کام ایجاد کرنے سے بچو؛ کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (4067).

2 ـ جابر بن عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہما كى حديث جس ميں ہے كہ: نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اپنے خطبہ ميں يہ فرمايا كرتے تھے:

" يقينا سب سے زيادہ سچى بات كتاب اللہ ہے، اور سب سے احسن اور بہتر طريقہ محمد صلى اللہ عليہ وسلم كا ہے، اور سب سے برے امور اس كے نئے ايجاد كردہ ہيں، اور ہر نيا ايجاد كردہ كام بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہى ہے، اور ہر گمراہى آگ ميں ہے "

ان الفاظ كے ساتھ اسے نسائى نے سنن نسائى (3 / 188) ميں روايت كيا ہے.

جب ان دونوں حديثوں سے يہ واضح ہو گيا كہ بدعت دين ميں نيا كام ايجاد كرنا ہے، جو اس بات كى دعوت ديتا ہے كہ احداث يعنى نيا كام ايجاد كرنے كا معنى سنت مطہرہ ميں ديكھا جائے، اور يہ احاديث ميں وارد بھى ہے:

3 ـ عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كى حديث جس ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس كسى نے بھى ہمارے اس امر (دين) ميں كوئى نئى چيز ايجاد كى جو اس ميں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (2697) صحيح مسلم حديث نمبر (1718).

4 ـ اور ايك روايت ميں يہ الفاظ ہيں:

" جس كسى نے بھى كوئى ايسا عمل كيا جس پر ہمارا امر نہيں تو وہ مردود ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (1718).

ان چار احاديث پر جب غور كيا جائے تو ہميں معلوم ہو گا كہ يہ احاديث بدعت كى تعريف اور شريعت كى نظر ميں بدعت كى حقيقت بيان كرتى ہيں، اس ليے شرعى بدعت تين قيود كے ساتھ مخصوص ہے، اس وقت تك كوئى چيز بدعت نہيں ہو سكتى جب تك يہ تين شروط يا قيود اس ميں پائى نہ جائيں، اور وہ درج ذيل ہيں:

1 ـ الاحداث: يعنى نيا كام ايجاد كرنا.

2 ۔ یہ احداث یعنی ایجاد کردہ کام کسی شرعی دلیل سے ثابت نہ ہو، خاص یا عام وجہ سے.

3 ۔ یہ احداث اور نیا کام دین میں اضافہ کر لیا جائے.

ذیل میں ہم ان تین قیود کی وضاحت کرتے ہیں:

1 ۔ الاحداث:

اس قید کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی نیا کام ایجاد کیا " من احدث " اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

" کل محدثۃ بدعۃ " ہر نیا ایجاد کردہ کام بدعت ہے.

اور احداث سے مراد ہے کہ کوئی بھی نیا کام اختراع اور ایجاد کیا جائے جس طرح کا پہلے گزرا ہی نہ ہو، تو اس میں ہر نیا کام شامل ہو گا چاہے وہ مذموم ہو یا محمود، چاہے دین میں ہو یا دین کے علاوہ.

جب دنیاوی امور میں ایجاد اور اختراع کا وقوع ہو سکتا تھا اور اسی طرح دینی امور میں بھی تو حتمی طور پر یہ باقی دو قیود سے مقید کرنا ضروری ٹھرا.

اس قید کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

" ہمارے اس امر میں " اور یہاں امر سے مراد دین اور شریعت ہے.

لہذا بدعت میں جو معنی مقصود ہے وہ یہ کہ: احداث کی شان اور حالت ہی یہ ہے کہ اسے شریعت کی طرف منسوب کیا جائے اور کسی بھی وجہ سے دین میں اضافہ کیا جائے، اور یہ معنی تین اصولوں سے حاصل ہوتا ہے:

پہلا اصول:

ایسی چیز کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرنا جو مشروع نہیں.

دوسرا اصول:

نظام دین سے خروج یعنی باہر جانا.

تیسرا اصول:

ان دونوں کے ساتھ تیسرا اصول یہ ملحق ہو گا وہ ذرائع اور وسائل جو اس بدعت تك پہنچنے کا ذریعہ اور وسیلہ ہو.

اس قید کے ساتھ مادی اختراعات اور دنیاوی ایجادات خارج ہو جائینگی جن کا دینی معاملات کے ساتھ کوئی تعلق اور اسی طرح معاصی اور منکرات جو نئی ایجاد کر لی گئی ہیں وہ بھی بدعت نہیں ہو گی، لیکن اگر انہیں تقرب کی بنا پر کیا جائے، یا یہ ذریعہ اور وسیلہ ہو اور خیال کیا جانے لگے کہ یہ دین میں سے ہیں.

3 ۔ یہ ایجاد اور احداث کسی شرعی دلیل کی طرف منسوب نہ ہو نہ تو خاص اور نہ ہی عام طریق سے.

اس قید کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو اس میں سے نہیں "

اور آپ کا فرمان ہے: اس پر ہمارا حکم نہ ہو "

اس قید سے وہ نئے کام خارج ہو جائینگے جن کی شریعت میں دلیل خاص یا عام طریق سے ہے.

دین میں جو نئی چیز آئی اور وہ عام شرعی دلیل کی طرف منسوب تھی جو مصالح مرسلہ سے ثابت ہے اس کی مثال: صحابہ کرام کا قرآن مجید جمع کرنا.

اور اس دین میں نئی چیز جو کسی خاص شرعی دلیل کی طرف مستند ہے اس کی مثال: عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں باجماعت نماز تراویح کا پڑھا جانا ہے، یہ خاص شرعی دلیل کی طرف مستند تھی.

اور اس کی مثال یہ بھی ہے: شرائع مہجورہ ہے، اس میں وقت اور جگہ کے حساب سے واضح تفاوت پایا جاتا ہے، اس کی مثال غفلت کے وقت اللہ کا ذکر ہے.

اور احداث کا لغوی معنی دیکھا جائے تو کسی شرعی دلیل کی طرف مستند نئی اشیاء کو محدثات کا نام دینا صحیح ہے؛ کیونکہ یہ شرعی امور چھوڑے جانے کے بعد دوبارہ شروع کیے گئے، یا یہ مجھول ہو چکے تھے، تو یہ احداث نسبی ہے.

اور یہ معلوم ہے کہ ہر نئی چیز جس کے صحیح اور ثابت ہونے میں شرعی دلیل دلالت کرتی ہو اسے شریعت کی نظر میں احداث یعنی نئی چیز نہیں کہا جائیگا، اور نہ ہی وہ ابتداعا یعنی بدعت ہو گی، کیونکہ ۔ شریعت کی نظر میں ۔ ابتداع اور احداث کا اطلاق اس پر ہوتا ہے جس کی کوئی دلیل نہ ہو.

ذیل میں ہم اہل علم کی کلام پیش کرتے ہیں جو ان تین قیود کو مقرر کرتی ہے:

ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہر وہ شخص جس نے کوئی چیز نئی ایجاد کی اور اسے دین کی طرف منسوب کیا، اور اس کی دین میں کوئی دلیل اور اصل نہ ملتی ہو جس کی طرف رجوع کیا جائے تو وہ گمراہی ہے اور دین اس سے بری ہے "

دیکھیں: جامع العلوم و الحکم (2 / 128).

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

" بدعت سے مراد یہ ہے کہ: وہ نئی ایجاد کردہ جس کی شریعت میں کوئی اصل اور دلیل نہیں، لیکن جس کی شریعت میں کوئی دلیل ہو جو اس پر دلالت کرتی ہو تو وہ شرعا بدعت نہیں، اگرچہ وہ لغوی طور پر بدعت ہے "

دیکھیں: جامع العلوم و الحکم (2 / 127).

اور ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان:

" ہر بدعت گمراہی ہے "

جو نیا کام ایجاد کیا جائے اور شریعت میں اس کی خاص یا عام طریق سے کوئی دلیل نہ ہو "

دیکھیں: فتح الباری (13 / 254).

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

" اور یہ حدیث ۔ یعنی حدیث (جس نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود

ہے) ۔ اسلام کے اصول سے معدود اور اسلام کے قواعد میں سے ایك قاعدہ ہے؛ کیونکہ جس نے بھی دین میں کوئی نیا کام نکالا ہو اس پر دین کے اصول سے کوئی اصل اس کی گواہی نہ دیتا ہو تو اس کی جانب التفات نہیں کیا جائیگا "

دیکھیں: فتح الباری (5 / 302).

بدعت کی شرعی تعریف:

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے ہم شریعت میں بدعت کے معنی کی تحدید کر سکتے ہیں، جس میں یہ تینوں قیود جمع ہوں، اس کی جامع تعریف میں یہ کہنا ممکن ہے:

بدعت یہ ہے کہ: اللہ کے دین میں جو کام نیا نکالا جائے اور اس پر کوئی خاص یا عام دلیل دلالت نہ کرتی ہو "

یا اس سے بھی مختصر عبارت میں:

" جو کام دین میں بغیر کسی دلیل کے نیا ایجاد کیا جائے " انتہی

دیکھیں: معرفۃ البدع (18 ۔ 23) اختصار کے ساتھ

اور مزید آپ سوال نمبر (11938) اور (864) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .